نئے چیف جسٹس کی تعیناتی کے اعلامیے کے بعد ہم جلسے کی ریہرسل چھ ماہ سے کر رہے تھے، ہنگامی اجلاس کی تفصیل

کمیل صدیقی وسیمی

اسلام آباد کے ایک نجی ہوٹل میں ہفتے کی صبح ایک ایسا اجلاس ہوا جس کے بارے میں اس کے شرکا بھی کئی دن تک یقین سے کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ اجلاس کا بلاوا ایک ایسے اعلامیے کے فوراً بعد دیا گیا جس کے بارے میں بعد میں معلوم ہوا کہ اس کی ریہرسل کم از کم چھ ماہ سے کی جا رہی تھی۔ اعلامیہ جاری ہوتے ہی ہوٹل کے باہر میڈیا کی گاڑیاں جمع ہو گئیں، اندر کانفرنس ہال کے دروازے بند کر دیے گئے اور ایک ہنگامی اجلاس بلا لیا گیا۔

اجلاس کا ایجنڈا صرف ایک تھا: نئے چیف جسٹس کی تعیناتی کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال۔ لیکن جو کچھ اجلاس کے اندر ہوا، وہ ایجنڈے سے کہیں آگے نکل گیا۔ شرکا کے مطابق اجلاس کی صدارت کرنے والے ادارے کے ایک سینئر عہدیدار نے ابتدا میں ہی کہا کہ جو کچھ ہونے جا رہا ہے، وہ کسی ایک شخص یا ایک فیصلے کا نتیجہ نہیں بلکہ برسوں کی خاموش منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے، اور اگر آج اس پر بات نہ کی گئی تو یہ منصوبہ بندی خود ادارے کے اندر ہی کسی اور ہاتھ میں چلی جائے گی۔

اعلامیے کے مسودے پر سب سے پہلا اعتراض اس کی زبان پر اٹھا۔ ایک شرکا کے مطابق اس میں کئی ایسے جملے شامل تھے جو عدالت کے اندر کسی بنچ، کسی وکیل یا کسی زیرِ التوا مقدمے کے بارے میں بھی تشویش پیدا کر سکتے تھے۔ ایک اور شرکا نے کہا کہ اعلامیہ اس انداز میں لکھا گیا تھا جیسے فیصلہ پہلے سے طے ہو اور صرف اس کی توثیق باقی ہو، حالانکہ ابھر کر سامنے آنے والے نام ابھی عدالت کے سامنے باقاعدہ طور پر پیش بھی نہیں ہوئے تھے۔ اجلاس میں طے ہوا کہ اعلامیے کو فوری طور پر واپس لیا جائے گا اور اس کی جگہ ایک نیا مختصر بیان جاری کیا جائے گا۔

اجلاس کے دوسرے حصے میں اس سوال پر بحث ہوئی کہ ریہرسل کا آغاز کب اور کیسے ہوا۔ شرکا کے مطابق اس کا آغاز کسی باقاعدہ فیصلے سے نہیں بلکہ روزمرہ کی ان ملاقاتوں سے ہوا جن میں ایک ہی نام بار بار سامنے آتا رہا۔ ایک شرکا نے کہا کہ جب کسی نام کو ہر ہفتے ایک ہی کمرے میں دہرایا جائے تو وہ رفتہ رفتہ ناگزیر لگنے لگتا ہے، اور یہی نفسیاتی عمل اس منصوبے کی سب سے بڑی طاقت بن گیا۔ اجلاس میں اس بات پر بھی اتفاق پایا گیا کہ ادارے کے اندر اس طرزِ عمل کو ختم کیے بغیر کوئی بھی اصلاح ادھوری رہے گی۔

اجلاس کے آخر میں ایک تین رکنی کمیٹی بنائی گئی جو اعلامیے کے مسودے، اس کے اجرا کے طریقۂ کار اور ادارے کے اندر ممکنہ ردِعمل کا جائزہ لے گی۔ کمیٹی کو ۷۲ گھنٹوں میں اپنی رپورٹ پیش کرنے کا کہا گیا ہے۔ شرکا کے مطابق اگر کمیٹی کی سفارشات پر عمل نہ ہوا تو ادارے کے اندر ایک ایسی تقسیم جنم لے سکتی ہے جو برسوں تک ختم نہیں ہو گی۔

ہنگامی اجلاس کے بعد ہوٹل کے باہر کیا ہوا

اجلاس کے اختتام پر ہوٹل کے باہر موجود صحافیوں نے شرکا سے بیانات لینے کی کوشش کی، مگر کسی نے بھی کیمرے کے سامنے کچھ کہنے سے گریز کیا۔ صرف ایک شرکا نے مختصر بات کرتے ہوئے کہا کہ ’’آج ہم نے کوئی فیصلہ نہیں کیا، صرف یہ طے کیا ہے کہ جو فیصلہ ہونا ہے، وہ ہمارے بغیر نہ ہو‘‘۔ یہ جملہ اگلے کئی گھنٹوں تک سوشل میڈیا پر سب سے زیادہ شیئر کیا جانے والا تبصرہ بن گیا۔

ادھر ایوانِ صدر کے ایک ترجمان نے اس اجلاس کی خبر کو ’’بے بنیاد اور گمراہ کن‘‘ قرار دیا۔ ترجمان کے مطابق ایوانِ صدر کا اس اجلاس سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی کسی ایسے اعلامیے کا کوئی وجود ہے۔ تاہم ہوٹل کے عملے کے مطابق اجلاس کے لیے کمرہ ایوانِ صدر کے ایک افسر کے نام پر بک کرایا گیا تھا، اور اجلاس کے دوران وہی افسر بار بار فون پر ہدایات لیتے رہے۔

اعلامیے کے مسودے میں کیا کچھ شامل تھا

اعلامیے کے جو نکات اجلاس میں زیرِ بحث آئے، ان کے مطابق نئے چیف جسٹس کی تعیناتی کے بعد ادارے کے اندر ایک ’’اصلاحی عمل‘‘ شروع کیا جانا تھا، جس کے تحت گزشتہ چھ برسوں کے بعض فیصلوں پر نظرِ ثانی، کچھ بنچوں کی تشکیلِ نو اور ایک نئی ضابطہ کار کمیٹی کے قیام کی تجویز شامل تھی۔ شرکا کے مطابق یہ نکات اس قدر تفصیل سے لکھے گئے تھے کہ ان پر عمل درآمد کی ٹائم لائن تک طے کر دی گئی تھی۔ یہی وہ حصہ تھا جس پر سب سے زیادہ اعتراض سامنے آیا۔

ایک شرکا نے کہا کہ ’’ہم ادارے کی اصلاح کے مخالف نہیں، لیکن اصلاح کا ایجنڈا اندر سے آنا چاہیے، باہر سے لکھ کر نہیں‘‘۔ دوسرے شرکا نے کہا کہ اعلامیے کی زبان ایسی تھی جیسے ادارے کے اندر کوئی بڑا بحران چل رہا ہو، حالانکہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں تھا۔ اجلاس میں اس بات پر بھی اتفاق پایا گیا کہ اعلامیے کا لہجہ ہی اس کا سب سے کمزور پہلو ہے۔

ریہرسل کا آغاز کب اور کیسے ہوا

شرکا کے مطابق اس کا آغاز کسی باقاعدہ فیصلے سے نہیں بلکہ روزمرہ کی ان ملاقاتوں سے ہوا جن میں ایک ہی نام بار بار سامنے آتا رہا۔ ایک شرکا نے کہا کہ جب کسی نام کو ہر ہفتے ایک ہی کمرے میں دہرایا جائے تو وہ رفتہ رفتہ ناگزیر لگنے لگتا ہے، اور یہی نفسیاتی عمل اس منصوبے کی سب سے بڑی طاقت بن گیا۔ اجلاس میں اس بات پر بھی اتفاق پایا گیا کہ ادارے کے اندر اس طرزِ عمل کو ختم کیے بغیر کوئی بھی اصلاح ادھوری رہے گی۔

اجلاس کے آخر میں ایک تین رکنی کمیٹی بنائی گئی جو اعلامیے کے مسودے، اس کے اجرا کے طریقۂ کار اور ادارے کے اندر ممکنہ ردِعمل کا جائزہ لے گی۔ کمیٹی کو ۷۲ گھنٹوں میں اپنی رپورٹ پیش کرنے کا کہا گیا ہے۔ شرکا کے مطابق اگر کمیٹی کی سفارشات پر عمل نہ ہوا تو ادارے کے اندر ایک ایسی تقسیم جنم لے سکتی ہے جو برسوں تک ختم نہیں ہو گی